

خطبه (۲۱)

وفائے عہد اور سچائی دونوں کا ہمیشہ ہمیشہ کا ساتھ ہے اور میرے علم میں اس سے بڑھ کر حفاظت کی اور کوئی سپرنیں۔ جو شخص اپنی بازگشت کی حقیقت جان لیتا ہے وہ کبھی غداری نہیں کرتا۔ مگر ہمارا زمانہ ایسا ہے جس میں اکثر لوگوں نے غدر و فریب کو عقل و فراست سمجھ لیا ہے اور جاہلوں نے ان کی (چالوں) کو حسن تدبیر سے منسوب کر دیا ہے۔ اللہ انہیں غارت کرے! انہیں کیا ہو گیا ہے؟ وہ شخص جو زمانے کی اونچی بیج دیکھ چکا ہے اور اس کے ہیر پھیر سے آگاہ ہے وہ کبھی کوئی تدبیر اپنے لئے دیکھتا ہے، مگر اللہ کے اوصاف و نواہی اس کا راستہ روک کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو وہ اس حیلہ و تدبیر کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے اور اس پر قابو پانے کے باوجود چھوڑ دیتا ہے اور جسے کوئی دینی احساس سدراہ نہیں ہے وہ اس موقع سے فائدہ اٹھا لے جاتا ہے۔

--☆☆--

خطبه (۲۲)

ایے لوگو! مجھے تمہارے بارے میں سب سے زیادہ دوباروں کا ذر ہے: ایک خواہشوں کی پیروی اور دوسراے امیدوں کا پھیلاو۔ خواہشوں کی پیروی وہ چیز ہے جو حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کا پھیلاو آختر کو بھلا دیتا ہے۔

تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دنیا تیزی سے جا رہی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہ گیا ہے، مگر اتنا ہے کہ جیسے کوئی انڈیلے والا برتن کو انڈیلے تو اس میں کچھ تری باقی رہ جاتی ہے۔ اور آخرت ادھر کا رخ لئے ہوئے آرہی ہے اور دنیا و آختر ہر ایک والے خاص آدمی ہوتے ہیں۔ تو تم فرزند آختر بنو اور ابناۓ دنیا نہ بنو۔ اس لئے کہ ہر بیٹا روز قیامت اپنی ماں سے منسلک ہو گا۔ آج عمل کا دن ہے اور حساب

(۴) وَمِنْ حُكْمِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

إِنَّ الْوَفَاءَ تَوَأْمِيرُ الصِّدْقِ، وَ لَا أَعْلَمُ
جُنَاحًا أَوْقِ مِنْهُ، وَ لَا يَغْدِرُ مَنْ عَلِمَ كَيْفَ
الْمَرْجِعُ، وَ لَقَدْ أَصْبَحْنَا فِي زَمَانٍ
قَدِ اتَّخَذَ أَكْثَرُ أَهْلِهِ الْغَدْرَ كَيْسَنًا،
وَ نَسَبَهُمْ أَهْلُ الْجَهْلِ فِيهِ إِلَى حُسْنِ
الْحِيلَةِ. مَا لَهُمْ! قَاتَلَهُمُ اللَّهُ!
قَدْ يَرَى الْحَوْلُ الْقُلُبَ وَجْهَ الْحِيلَةِ
وَ دُونَهُ مَانِعٌ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ وَ نَهْيِهِ، فَيَدْعُهَا
رَأْيَ عَيْنٍ بَعْدَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهَا،
وَ يَنْتَهِ فُرُصَتَهَا مَنْ لَا حَرِيصَةَ لَهُ
فِي الدِّينِ.

-----☆☆-----

(۴) وَمِنْ حُكْمِهِ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ أَخْوَفَ مَا أَخَافُ
عَلَيْكُمْ اثْنَانِ: اتِّبَاعُ الْهَوَى، وَ طُولُ
الْأَمْلِ، فَأَمَّا اتِّبَاعُ الْهَوَى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ، وَ أَمَّا طُولُ الْأَمْلِ فَيُنْسِي الْآخِرَةَ.
أَلَا وَ إِنَّ الدُّنْيَا قَدْ وَلَتْ حَذَّرَةً، فَلَمْ يَبْقِ
مِنْهَا إِلَّا صُبَابَةً كَصُبَابَةِ الْإِنَاءِ اضْطَبَبَهَا
صَابُبَهَا، أَلَا وَ إِنَّ الْآخِرَةَ قَدْ أَقْبَلَتْ، وَ لِكُلِّ
مِنْهَا بَنُونَ، فَكُوئُنُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ، وَ لَا
تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ كُلَّ وَلَدٍ
سَيْلُكُنْ بِأَمْهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ، وَ إِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ

نہیں ہے اور کل حساب کا دن ہو گا، عمل نہ ہو سکے گا۔

علامہ رضیٰ کہتے ہیں کہ: الحَذَّاءُ کے معنی تیز روکے میں اور بعض نے «جَذَّاء» روایت کیا ہے۔ اس روایت کی بنا پر معنی یہ ہوں گے کہ: ”دنیا کی لذتوں کا سلسلہ جلد ختم ہو جائے گا۔“

--☆☆--

خطبہ (۲۳)

جب امیر المؤمنین علیہ السلام نے جریر ابن عبد اللہ الجلی کو معاویہ کے پاس (بیعت لینے کے لیے) پھیجا تو آپ کے اصحاب نے آپ کو جنگ کی تیاری کا مشورہ دیا، جس پر آپ نے فرمایا:

میراجنگ کیلئے مستعد و آمادہ ہونا جب کہ جریر ابھی وہیں ہے، شام کا دروازہ بند کرنا ہے اور وہاں کے لوگ بیعت کا ارادہ بھی کریں تو انہیں اس ارادہ خیر سے روک دینا ہے۔ بے شک میں نے جریر کیلئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ اس کے بعد وہ ٹھہرے گا تو یا ان سے فریب میں مبتلا ہو کر یا (عمراؤ) سرتالی کرتے ہوئے صحیح رائے کا تقاضا صبر و توقف ہے۔ اس لئے ابھی ٹھہرے رہو۔ البتہ اس چیز کو میں تمہارے لئے برا نہیں سمجھتا کہ (اور پرده) جنگ کا ساز و سامان کرتے رہو۔

میں نے اس امر کو ابھی طرح سے پرکھ لیا ہے اور اندر باہر سے دیکھ لیا ہے۔ مجھے تو جنگ کے علاوہ کوئی چارہ نظر نہیں آتا، یا یہ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی خبروں سے انکار کر دوں۔ حقیقت یہ ہے (مجھ سے پہلے) اس امت پر ایک ایسا حکمران تھا جس نے دین میں بدعینی پھیلا کیں اور لوگوں کو زبان طعن کھولنے کا موقع دیا۔ (پہلے تو) لوگوں نے اُسے زبانی کہا سنا، پھر اس پر گڑے اور آخ رسار اڑھانچہ بدلتے دیا۔

--☆☆--

وَلَا حِسَابَ، وَغَدَّا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ.

أَقُولُ: الْحَذَّاءُ: السَّرِيعَةُ، وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَرْوِيهِ «جَذَّاء» بِالْجَيْعَرِ وَ الدَّالِ، أَيِ الْنَّقْطَعَ دُرْهَماً وَ خَيْرَهَا.

-----☆☆-----

(٤) وَمَنْ كَلَّا مِنْ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ قَدْ أَشَارَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ بِالْإِسْتِعْدَادِ لِلْحَرْبِ بَعْدَ إِرْسَالِهِ جَرِيرُ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجْلِيِّ إِلَى مَعَاوِيَةَ:

إِنَّ اسْتِعْدَادِيِّ لِحَرْبِ أَهْلِ الشَّامِ وَ جَرِيرِ عِنْدَهُمْ، إِغْلَاقُ لِلشَّامِ، وَ صَرْفُ لِأَهْلِهِ عَنْ خَيْرٍ إِنْ أَرَادُوهُ، وَ لِكِنْ قَدْ وَقَتْ لِجَرِيرٍ وَقْتًا لَا يُقْيِيمُ بَعْدَهُ إِلَّا مَخْدُوعًا أَوْ عَاصِيًّا، وَ الرَّأْيُ عِنْدِي مَعَ الْأَنْقَةِ، فَأَرْوَدُوا، وَلَا أَكُرُّهُ لَكُمُ الْإِعْدَادَ.

وَ لَقَدْ ضَرَبْتُ أَنْفَ هَذَا الْأَمْرِ وَ عَيْنَهُ، وَ قَلَّبْتُ ظَهَرَهُ وَ بَطْنَهُ، فَلَمْ أَرِ لِي إِلَّا الْقِتَالُ أَوِ الْكُفْرَ بِمَا جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِنَّهُ قَدْ كَانَ عَلَى الْأُمَّةِ وَالِّي أَحْدَثَ أَحْدَاثًا، وَ أَوْجَدَ لِلنَّاسِ مَقَالًا، فَقَاتُوا، ثُمَّ نَقَمُوا فَغَيَّرُوا.

-----☆☆-----